سورہ روم | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ | ایت نمبر(۳۱-۳۲)

وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ○ مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَہُمۡ وَ کَانُوۡا شِیَعًا ؕ کُلُّ حِزۡبٍۭ بِمَا لَدَیۡہِمۡ فَرِحُوۡنَ ○

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جوان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعة المبارک

[١٤ ربیع اوّل ١٤٣٢ھ بمطابق 18 فروری 2011]

عنوان

جشن ولادت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حصہ اوّل

زیر اهتمام: شعبہ دینی امور جوھری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اٹاری سروبہ لاھور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمدللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

بتعاون: محترم جاوید اختر جوھری صاحب صدر جوھری ٹرسٹ

اب آپ خطبہ جمعة المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ھیں:

www.Johritrust.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْ عَھْدَہٗ

اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

﴿اَلَمْ یَجِدْ كَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی○﴾

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّاتِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَا رِكْ وَسَلِّمْ

انعام سے پہلے آزمائش کا مرحلہ:

دوائیوں کی بوتلوں پر اکثر اوقات یہ لکھی ہوتی ہے۔

shake well before use.

(استعمال سے پہلے اچھی طرح ہلائیں)

یہ بات اکثر ذہن میں آتی ہے کہ اللہ رب العزت اپنے بندے کو جب کوئی خاص نعمت دینا چاہتے ہیں تو اس سے پہلے اس کو بھی جھنجھوڑتے ہیں، اسے اچھی طرح آزماتے ہیں۔ پھر اس کے بعد اسے اس خاص نعمت سے نوازتے ہیں۔ اس کی دلیل قرآن مجید میں ہے۔

اللہ رب العزت نے سیدنا ابراہیمؑ کو نعمتوں سے نوازنا تھا تو اس سے پہلے ان کو بھی آمایا۔ ارشاد فرمایا:

﴿ وَاِذِابْتَلٰی اِبْرَاھِیْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمَاتٍ فَاَ تَمَّھُنَّ﴾ (البقرۃ:۱۲۴)

اور یاد کرو اس وقت کو جب آزمایا حضرت ابراھیمؑ کو ان کے رب نے کچھ باتوں میں اور وہ اس میں سینٹ پرسینٹ سو فیصد کامیاب ہو گئے،،

پھر نتیجہ نکلا؟ ۔۔۔فرمایا: ﴿ قَالَ اِنِّیْ جَا عِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا﴾ (ایضا)

"فرمایا۔ (اے میرے پیارے ابراہیم) میں آپ کو انسانوں کا امام بناتا ہوں"

تو امامت ملنے سے پہلے آزمائے گئے ۔۔۔ اللہ نے اپنے مقبول بندوں کو آزمایا۔ اتنی آزمائشیں آئیں کہ قرآن مجید نے گواہی دی:

﴿مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوْا﴾ (البقرۃ ۲۱۴)

"ان پر اس قدر آزمائشیں آئیں، تنگی آئی، سختی آئی، اور اس طرح ان کو جھنجھوڑا گیا"

﴿حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْامَعَهٗ مَتٰی نَصْرُاللّٰهِ ﴾ (لبقرۃ ۲۱۴)

حتی کہ رسول اور ان کے ساتھ جو ایمان لائے وہ پکار اٹھے۔ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ جب اس نکتے پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿اَلَا اِنَّ نَصۡرَ اللّٰهِ قَرِیۡبٌ﴾ ''جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی مدد قریب ہے''

صحابہ کرامؓ اللہ رب العزت کے چنے ہوئے بندے تھے۔اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی آزمایا اور قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ زُلۡزِلُوۡا زِلۡزَالًا شَدِیۡدًا﴾ ''اور ان کو اچھی طرح جھنجوڑا گیا''

اور بات بھی سچی ہے۔کیونکہ ہم نے مٹی کا ایک برتن لینا ہوتا ہے تو اس کو بھی ٹھونک بجا کر دیکھتے ہیں کہ یہ کچا ہے یا پکا۔اگر ہم دو روپے کے برتن کو کچا پکا دیکھتے ہیں اور تین روپے کے تربوز کو ٹھونک بجا کر دیکھتے ہیں کہ یہ کچا ہے یا پکا،تو اللہ رب العزت نے بھی انسان کو اپنا بنانا ہوتا ہے اس کو بھی ٹھونک بجا کر دیکھتے ہیں کہ یہ کچا ہے یا پکا۔چنانچہ آزمایا جاتا ہے اور جو اس میں کامیاب ہو جاتا ہے اس کو انعام ملتا ہے۔

تین عظیم شخصیات کی آزمائش:

سیدنا رسول للہ ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری تھی۔اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو قریش کے قبیلہ میں پیدا فرمانا تھا تو آپ ﷺ کی تین قریبی شخصیات کو مشقتوں میں ڈالا گیا۔

(ا) حضرت عبد المطلب کی آزمائش:

ایک آپ ﷺ کے دادا عبد المطلب کو۔انہیں آپ ﷺ کا دادا ہونے کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔عبد المطلب بہت خوبصورت تھے جب وہ پیدا ہوئے تو ان کے کچھ بال پیدائشی طور پر سفید تھے،اسی نسبت سے ان کا نام شیبہ رکھا گیا۔اللہ کی شان کہ کچھ عرصے کے بعد ان کے والد وفات پا گئے۔ان کی والدہ کا نام سلمیٰ تھا،وہ مدینہ منورہ آگئیں۔بچہ اپنی والدہ کے پاس پرورش پاتا رہا حتی کے ابتدائی جوانی کی عمر کو پہنچا۔مکہ مکرمہ کا رہنے والا ایک حارثی شخص کسی کام کیلئے مدینہ گیا تو اس نے چند لڑکوں کو تیر اندازی کا مقابلہ کرتے دیکھا۔ان میں سے ایک نوجوان جو دیکھنے میں بھی خوبصورت تھا اور جس کی شخصیت میں جاذبیت بھی تھی وہ جب بھی نشانہ لگاتا ٹھیک نشانہ پر تیر لگتا۔پھر وہ خوشی سے اشعار پڑھتا:لوگو!میں مکہ کے رہنے والے قبیلہ قریش کا فرزند ہوں،میرے نشانے ٹھیک لگتے ہیں۔حارثی کو اس بڑا پیار آیا۔چنانچہ اس نے پوچھا:یہ کون ہے؟بتایا گیا کہ یہ مکہ میں پیدا ہوا تھا کچھ عرصہ بعد اس کا والد فوت ہو گیا اور یہ اپنی والدہ کے ساتھ یہاں اپنے ننھیال آیا ہوا ہے۔وہ ان کے سارے قبیلے والوں کو جانتا ہے واپسی پر اس نے آکر ان کے چچا(جن کا نام عبد المطلب تھا)سے کہا کہ تم اتنے مہمان نواز ہو،اتنے سخی اور اتنے اچھے اخلاق والے ہو کیا تمہیں پتہ نہیں کہ تمہارا بھتیجا کتنی مشکل میں وقت گزار رہا ہے!؟اسے اپنے پاس لاؤ اور اس کی اچھی تربیت کرو۔اس شخص نے انہیں اتنا برانگیختہ کیا کہ اس نے قسم کھالی کہ جب تک میں اپنے بھتیجے کو مکہ نہیں لاؤں گا اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھوں گا۔چنانچہ عبد المطلب مدینہ آئے ان کی والدہ سے بات کی خاندان والوں نے بھی ماں کو سمجھایا کہ بچہ بڑا ہو گیا ہے۔اگر یہ تمہارے پاس رہے گا تو صحیح معنوں میں عزت کا مقام نہیں پا سکے گا اور اگر وہ اپنے ددھیال میں چلا جائے گا تو ان کا بڑا قبیلہ ہے اور وہ اشراف ہیں اس لیے وہاں اس کا نمایا مقام ہو گا چنانچہ انہوں نے شیبہ کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔اب یہ خوبصورت نوجوان پیچھے بیٹھا ہے اور

اس کے چچا آگے بیٹھے ہیں۔جب وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور کسی بندے نے دیکھا تو وہ سمجھا کہ مطلب اپنے لیے غلام لائے ہیں، تو اس نے ان کو عبد المطلب کہہ دیا۔اس کے بعد یہ نام ایسا معروف ہوا کہ ان کو شیبہ کے بجائے عبد المطلب کہا جانے لگا۔اس نوجوان کو اللہ رب العزت نے یتیمی کے دن تو دکھائے مشقتوں کے دن تو دکھائے مگر ان کے بعد ان کو انعام ملنا تھا....انعام کیا ملا؟...ان کو خواب آیا کہ فلاں جگہ پر زم زم ہے اگر وہاں سے زمین کو کھودو تو بند چشمہ نکل آئے گا۔ان دنوں مکہ مکرمہ میں پانی نہیں تھا،لوگوں کے لئے وہاں رہنا مشکل تھا،نہ جینے کو پانی نہ پینے کو پانی۔چنانچہ عبد المطلب نے زمین کی کھودائی شروع کر دی۔وہ اکیلے ہی زمین کھودتے رہے،بالآخر وہ دن بھی آیا جب انہوں نے زم زم کے چشمے کے دہانے پر بڑی چٹان کو توڑا اور نیچے سے پانی نکل آیا۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے عبد المطلب کو بیت اللہ کا متولی بنا دیا۔چونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بیت اللہ کا متولی بنانا تھا اس لیے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ان کو مشکل اور تنگی کے حالات دکھائے...یہ تربیت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے۔آج ہم لوگ اس بات کو نہیں سمجھ پاتے اگر کسی پر ذرا سی مشقت کے دن آنے لگیں تو وہ سمجھتا ہے کہ بس میں اللہ سے دور ہو گیا ہوں اور اللہ مجھ سے ناراض ہے اس کو یہ کتنی بڑی غلط فہمی لگ جاتی ہے کہ پیسہ ملنے کو اللہ تعالیٰ کی خوشی سمجھتے ہیں اور پیسے کے کم ہونے کو اللہ کی ناراضگی سمجھتے ہیں۔یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی یا اس کے راضی ہونے کا تعلق احکام شریعت کے ساتھ ہے۔اگر زندگی شریعت کے مطابق ہوگی تو اللہ رب العزت راضی ہوں گے اور اگر زندگی شریعت کے خلاف ہوئی تو کروڑوں نہیں اربوں پتی ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔یہ کھلی ڈھلی بات ہے۔

(۲) حضرت عبد اللہ کی آزمائش:

عبد المطلب نے منت مانی کہ اگر میرے دس بیٹے ہوئے تو میں ان میں سے ایک کو اللہ کے نام پر قربان کروں گا۔اللہ کی شان کہ دس بیٹے بھی مل گئے۔اب انہوں نے سوچا کہ میں اپنی قسم کو پورا کروں۔لیکن بیٹوں میں سے کس کو ذبح کروں؟اس کے لئے قرعہ ڈالا۔قرعہ ان کے بیٹوں میں سے ایسے بیٹے کے نام آیا جو بہت ہی خوبصورت تھا۔اس کا نام عبد اللہ تھا لوگوں نے کہا: بھئی! بچے کو ذبح نہ کرو۔بلکہ بچے اور اونٹوں کے درمیان تم قرعہ ڈال لو چنانچہ انہوں نے بچے کے نام اور دس اونٹوں کے نام قرعہ ڈالا مگر قرعہ عبد اللہ کے نام نکلا...پھر دس اونٹ اور بڑھا دیے بیس اونٹ اور عبد اللہ....قرعہ عبد اللہ کے نام...پھر تیس اونٹ اور عبد اللہ....قرعہ عبد اللہ کے نام....اونٹ بڑھتے گئے،بڑھتے گئے حتی کہ جب سو اونٹوں کی تعداد رکھی گئی تو اب قرعہ اونٹوں کے نام آنکلا۔چنانچہ عبد المطلب نے عبد اللہ کے بدلے میں سو اونٹوں کو قربان کیا،اس لئے عبد اللہ کو ذبیح اللہ بھی کہا جاتا تھا کہ ان کو ان کے والد نے اللہ کے نام پر ذبح کرنے کی نیت کی تھی۔ایک مرتبہ ایک بدو آیا۔اس نے نبی ﷺ سے کہا: یا ابن ذبیحین. تو نبی ﷺ مسکرائے اور فرمایا، ہاں! میں اسماعیلؑ کی اولاد میں سے ہوں اور وہ ذبیح اللہ تھے اور میں عبد اللہ کا بیٹا ہوں اور عبد اللہ بھی ذبیح اللہ تھے۔حضرت عبد اللہ جب جوان ہوئے تو ان کی جوانی اور خوبصورتی کو دیکھ کر لوگوں کو رشک آتا تھا۔یہود بے بہبود نے اپنی کتابوں میں نشانیاں پائی تھیں چنانچہ ان کو پتہ تھا جو شخص نبی آخر الزماں کا والد بنے گا،اس کی پیشانی پر نور چمکے گا۔چنانچہ ان یہودیوں کی عورتیں بھی ایسے نوجوان کو تلاش کرتی تھیں۔ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ مکہ سے مدینہ جانے لگے۔تو راستے میں

ایک فاطمہ نامی عورت نے حضرت عبداللہ کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا۔فرمایا: میں تو اس طرح نکاح نہیں کر سکتا،اس نے کہا: اگر نکاح نہیں کر سکتے تو ویسے ہی میرے ساتھ ملاقات کرلو۔حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہتا جو انسان کے لئے ذلت اور رسوائی کا سبب بنے....اور واقعی جن پشتوں میں نبوت کا نور آگے منتقل ہوتا ہے وہ کبھی زنا جیسے جرم کا ارتکاب نہیں کرتے...چنانچہ حضرت عبداللہ مدینہ پہنچ گئے۔مدینہ میں بنوزہرہ کے نام سے ایک قبیلہ تھا، ان کی ایک جوان العمر لڑکی تھی جس کا نام آمنہ تھا۔وہ بہت اچھے اخلاق والی، بہت ہی نیک تربیت والی اور نیک فطرت والی بچی تھی۔شکل بھی تھی، عقل بھی تھی، نیک بھی تھی، اور ہر نعمت اس کے پاس تھی چنانچہ اسے حضرت عبداللہ کے لئے پسند کیا گیا اور پھر اس کے ساتھ ان کا نکاح ہوا نکاح کے بعد جب حضرت عبداللہ واپس آئے تو یہی فاطمہ نامی عورت نے پھر حضرت عبداللہ کو دیکھ کر کہنے لگی اب آپ کے چہرے پر وہ نور نظر نہیں آرہا جو مجھے پہلے نظر آتا تھا حقیقت میں رحمت ﷺ اپنے والد سے اپنی والدہ کے بطن میں منتقل ہو چکے تھے.....اب دیکھیے! کہ عبدالمطلب پر بھی امتحان آیا، پھر حضرت عبداللہ پر بھی امتحان آیا، اب تیسری شخصیت حضرت آمنہ کی تھی جس نے والدہ بننا تھا ان پر بھی امتحان آیا۔

(۳) بی بی آمنہ کی آزمائش:

شادی کے چند مہینوں کے بعد مکہ مکرمہ کا ایک قافلہ تجارت کیلئے بلد شام کی طرف گیا، حضرت عبداللہ بھی اس قافلے کے ساتھ گئے۔اب شادی کے ابتدائی دنوں میں میاں بیوی میں جدائی دل کو بڑا اداس کرتی ہے۔تو بی بی آمنہ بھی بہت اداس ہوئیں۔حضرت عبداللہ نے وعدہ کیا کہ اداس نہ ہو، میں جلدی آجاؤں گا۔اور ساتھ یہ بھی کہا کہ جب قافلے کے آنے کی گھنٹی بجے تو اس وقت دروازے پر آنا، میرا استقبال کرنا، میں بھی تمہیں محبت سے ملوں گا یہ وعدہ کر کے حضرت عبداللہ چلے گئے۔کچھ وقت بلاد شام تجارت کے لئے گزارا، جب وہاں سے واپس تشریف لانے لگے تو مدینہ منورہ میں حضرت عبداللہ کو بخار ہو گیا۔اور ایسے بیمار ہوئے کہ ان کے لئے سفر کرنا ممکن نہ تھا۔چنانچہ مدینہ میں سسرال کے ہاں قیام کرلیا۔جب وہ قافلہ مکہ مکرمہ پہنچا اور گھنٹی بجی تو بی بی آمنہ بہت خوش ہوئیں کہ میرے شوہر آگئے۔چنانچہ دروازے پر آئیں، قافلے کے لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔مگر حضرت عبداللہ نہ آئے۔بی بی آمنہ اور زیادہ پریشان ہوئیں، پتہ چلا کہ وہ بیمار ہیں اور مدینہ طیبہ میں ہیں۔لہٰذا ان کے قریبی رشتہ دار مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔اللہ کی شان کہ رشتہ دار ابھی مدینہ پہنچے بھی نہیں تھے کہ حضرت عبداللہ اٹھارہ سال کی جوانی کی عمر میں اللہ کے پاس چلے گئے۔بی بی آمنہ کی عمر تو اٹھارہ سال سے بھی کم ہوگی اتنی چھوٹی عمر میں بی بی آمنہ بیوہ ہو گئیں۔اب سوچیے کہ بی بی آمنہ پر کیا بیتی ہوگی۔

احوال عجیبہ کا ظہور

بی بی آمنہ فرماتی ہیں کہ مجھے بہت دیر کے بعد پتہ چلا کہ میں حاملہ ہوں مگر یہ حمل عجیب تھا کہ بچے ماں کے پیٹ میں ہوتے ہیں تو اسے تکلیف محسوس ہوتی ہے جبکہ مجھے تکلیف ہی نہیں محسوس ہوتی تھی۔البتہ مجھے حالات کچھ بدلے بدلے نظر آتے تھے...وہ کیسے؟

☆.....جب میں کہیں جانے لگتی تو میں دیکھتی کہ جھونکا آتا ہے اور درخت میرے آگے جھک جاتے ہیں اس طرح میں اپنے سامنے درختوں کو جھکتا دیکھتی تھی۔

☆.....جب میں پانی بھرنے کے لئے زم زم کے چشمے پر پہنچتی تو دیکھتی کہ زم زم کا پانی اوپر کنارے کے بالکل قریب ہوتا تھا اور جب میں پانی بھر کر واپس آنے لگتی تو پانی نیچے چلا جاتا۔ مکہ کی عورتیں مجھے وہاں پکڑ کر کھڑا کر دیتیں اور کہتیں: ''آمنہ! تم نے نہیں جانا، تم کھڑی رہو تمہاری وجہ سے ہمیں زم زم آسانی سے ملتا ہے''۔

☆.....میں یہ بھی دیکھتی کہ اگر مجھے دھوپ میں کوئی کام کرنا ہوتا تو بادل کا ٹکڑا آ کر میرے اوپر سایہ کر دیتا تھا یہ درختوں کا جھک جانا، پانی کا قریب آ جانا اور بادل کا سایہ کرنا ایسی باتیں تھیں جو مجھے انوکھی انوکھی لگتی تھیں۔ اسی دوران بی بی آمنہ نے خواب دیکھا اس خواب کی تعبیر یہ تھی کہ تم ایک بہت بڑی مقدس ہستی کی والدہ بننے والی ہو۔

یہودیوں کا اضطراب:

بی بی آمنہ فرماتی ہیں کہ جب ولادت کا دن قریب آیا تو ایک سرخ ستارہ آسمان پر چمکنے لگا۔ تورات کے اندر یہ نشانی تھی کہ جب نبی آخر الزماں ﷺ پیدا ہوں گے تو آسمان پر سرخ ستارہ چمکے گا۔ چنانچہ یہود ہمیشہ اس کو دیکھنے کی فکر میں رہتے تھے جب وہ ستارہ چمکا تو یہود میں غلغلہ مچ گیا اور ان کے ایوانوں میں زلزلہ آ گیا وہ انتہائی پریشان ہوئے کہ نبی آخر الزماں ﷺ تو پیدا ہونے والے ہیں چنانچہ وہ یہود کی عورتوں میں سے معلوم کرتے کہ کونسی ایسی عورت ہے جو حاملہ ہے اور اس کے وضع حمل کی مدت قریب ہے مگر انہیں کوئی ایسی عورت نظر نہ آئی۔ بالآخر ایک یہودی مکہ مکرمہ آیا، جب اس نے قریش کے خاندان سے پتہ کیا تو اسے معلوم ہوا کہ بی بی آمنہ کے ہاں ولادت کا وقت قریب ہے چنانچہ اس نے شور مچایا، ''لوگو! مجھے لگتا ہے کہ نبوت بنو اسحاق سے تبدیل ہو کر بنو اسماعیل میں آ گئی ہے، ہم سے یہ نعمت چلی گئی ہے''

خصائص ولادت:

اللہ کی شان کہ جس رات نبی ﷺ کی ولادت مبارکہ ہوئی، بی بی آمنہ فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر میں جلانے کے لیے چراغ کے اندر تیل بھی نہیں تھا لیکن جب نبی ﷺ کی ولادت مبارکہ ہوئی تو کچھ عجیب سے واقعات رونما ہوئے مثال کے طور پر:

☆.....جب نبی اکرم ﷺ کو ولادت کے بعد میں لٹانے لگی تو آپ ﷺ نے اس وقت اللہ رب العزت کے حضور سجدہ کیا۔ ایسے ہو گئے جیسے سجدہ کر رہے ہیں۔

☆.....آسمان کے ستارے جھک گئے جیسے قریب آ رہے ہیں۔ کسریٰ بادشاہ کے محل کے چودہ کنگرے گر گئے۔

☆.....فارس کے اندر آتش پرستوں کی ایک آگ تھی جو ڈیڑھ ہزار سال سے جل رہی تھی کبھی بجھی نہیں تھی وہ اچانک بجھ گئی۔

کسریٰ کا خواب اور اس کی تعبیر:

اس دوران کسریٰ نے خواب دیکھا کہ عربی اُونٹ ہیں اور ان کے آگے کچھ گھوڑے ہیں اور وہ عربی اونٹ ان گھوڑوں کو دھکیل کر دریا سے پار بھگا رہے ہیں اس نے تعبیر کرنے والے کو بلایا۔تعبیر کرنے والے نے بتایا کہ مجھے لگتا ہے کہ عرب میں کوئی ایسی شخصیت پیدا ہوگی کہ جس کی وجہ سے عرب کے لوگ باقی لوگوں کو جزیرہ عرب سے باہر نکال دیں گے۔

چودہ بادشاہتوں کے خاتمے کا اشارہ:

اس نے کہا: میرے محل کے چودہ کنگرے گرے ہیں، اس نے تعبیر دی: جناب! آپ سے لیکر چودہ بادشاہتیں آپ کے خاندان میں رہیں گی اور اس کے بعد یہ بادشاہت ان کے پاس چلی جائے گی۔کسریٰ مطمئن ہوگیا کہ چودہ بادشاہتیں تو ختم ہونے میں بڑا وقت لگے گا مگر اس کو پتہ نہیں تھا کہ اس کے بعد تھوڑے تھوڑے عرصے میں جو بھی بادشاہ بنتا رہا وہ مرتا رہا۔اور عثمان غنیؓ کے زمانے میں وہ چودہ بادشاہتیں مکمل ہوگئی۔اور اللہ تعالیٰ نے کسریٰ کا وہ تخت وتاج مسلمانوں کو عطا فرمادیا۔

ستارے جھکنے میں اَسرار:

ستارے جھکے...اس میں کیا حکمت تھی؟.....بتانا یہ مقصود تھا کہ

☆......لوگو! یہ وہ شخصیت ہے جس کے سامنے آسمان کی مخلوق بھی جھک رہی ہے دنیا والو! تم بھی اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کروگے تب فلاح پاؤگے

☆......وقت کے بادشاہوں کو پیغام تھا کہ دیکھو! آسمان پر چمکنے والے ستارے بھی اگر جھک گئے ہیں تو تم زمین پر چمکنے والے لوگ ہو تمہیں بھی ان کے سامنے گردنوں کو جھکانا پڑے گا۔

☆......اور ایک نکتہ اس میں یہ بھی تھا کہ یہ پیدا ہونے والی ایسی ہستی ہے کہ ان صحبت میں جو آئے گا، ان کے قدموں جو آئے گا، ان کی تعلیمات کو جو اپنائے گا جس طرح آسمان کے ستارے ہیں اسی طرح ان کی صحبت میں آنے والے زمین کے ستارے بن جائیں گے نبی ﷺ نے فرمایا: اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم "میرے صحابہ ستاروں کی مثل ہیں ان میں سے جس کی بھی اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے"

دُعائیں

اے رب العرش العظیم ہماری آنکھوں کی روشنی کو قرآنی الفاظ سے تیز فرما دے

اے رب العرش العظیم ہمارے کانوں میں اپنے دین کی مٹھاس بھر دے

اے رب العرش العظیم ہماری زبانوں کو اپنے نور کی مٹھاس سے بھر دے

اے رب العرش العظیم ہمارے دلوں کو اپنے نور سے منور فرما دے

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن صور پھونک دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائینگے

اے رب العرش العظیم اس دن کی رسوائی سے بچا جس دن ساری انسانیت آپکی عدالت میں جمع ہوگی

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن حساب کتاب کے بعد اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن چہرے سیا کر دیے جائینگے

اے رب العرش العظیم ہماری مدد فرما

اے رب العرش العظیم ہمیں سیدھا راستہ دکھا

فا نصر علی القوم الکافرین

فانصر علی القوم الظالمین

فا نصر علی القوم المشر کین:

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تا کہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گمشدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے امین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ: